بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانزادی نے یہ ناول (تیر جاتجھے معاف کیا) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (جاتجھے معاف کیا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

سمیر کے ہاتھ سے خون بہہ کر فرش پر گرتا جا رہا تھا مگر اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

نوید اور فیصل اچانک وہاں آ گئے۔

سمیر کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

یہ سب کیا ہوا سمیر؟

تمہارے ہاتھ سے خون کیوں نکل رہا ہے؟

دونوں پریشان ہوتے ہوئے بول رہے تھے۔

فیصل نے آگے بڑھ کر سمیر کا ہاتھ تھامنا چاہا۔

مگر سمیر نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

خون بہہ رہا ہے یار چل ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

نوید نے اس کا بازو تھامنا چاہا مگر سمیر نے اپنا بازو واپس کھینچ لیا۔

یار ہوا کیا ہے کچھ بتا تو سہی!

وہ دونوں بہت پریشان ہو چکے تھے۔

سمیر نے مٹھی کھول کر ان کے سامنے پھیلا دی۔

ٹوٹی ہوئی کچھ چوڑیاں زمین پر بکھر گئیں۔ جبکہ چند ٹوٹے ہوئے ٹکرے سمیر کی ہتھیلی میں دھنس چکے تھے۔

چوڑیاں خون سے لت پت ہو چکی تھیں۔

چوڑیاں۔۔۔؟

New Era Magazine

دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

یہ چوڑیاں کہاں سے آئیں؟

فیصل نے سمیر کے ہاتھ میں چھبی چوڑیاں نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

سمیر نے ہاتھ واپس کھینچ لیا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

فیصل اور نوید اس کے پیچھے بھاگے مگر وہ ان کی آوازیں نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا۔

وہ دونوں بھی سمجھنے سے قاصر تھے کہ آخر ہوا کیا ہے سمیر کے ساتھ۔

چھٹی کا وقت تھا۔وہ چاروں آخری کلاس اٹینڈ کرتی ہوئیں یونیورسٹی سے باہر نکل گئیں۔

چاروں ہاسٹل کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

زرتشہ تم نے ٹھیک نہیں کیا سمیر کے ہاتھ میں اپنی چوڑیاں تھما کر۔

نازیہ نے بات شروع کی۔

بلکل ٹھیک کیا ہے میں نے بلکہ مجھے بہت پہلے ایسا کر دینا چاہیے تھا۔

اور تم کیوں اس کی اتنی طرف داری کر رہی ہو۔

تمہارا رشتہ دار ہے کیا؟

ایک بات میں اور نوٹ کر رہی ہوں تم آج صبح سے ہمارے پیچھے پیچھے ہو۔

کہی اس نے تو نہیں تمہیں میرے پیچھے لگایا ہوا۔

New Era Magazine

نہیں تو۔۔۔!

نازیہ گھبرائی۔

نیلم اور عافیہ کو بھی اس پر شک پڑا۔

سچ سچ بتاو کیا بات ہے؟

نیلم دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتے ہوئے آگے بڑھی۔

نہیں۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

تم لوگ غلط سمجھ رہی ہو مجھے۔

نازیہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا فون پیچھے کی طرف چھپایا۔

کیا ہے تمہارے فون میں؟

زرتشہ نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے فون کھینچا۔

سکرین سوائپ کی تو زرتشہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

سامنے کال لاگ شو ہو رہا تھا۔

سب سے اوپر سمیر کا نام جگمگا رہا تھا۔

اس پر لاسٹ کال سمیر کی تھی۔

کال کا دورانیہ تقریباً تیس منٹ تھا۔

زرتشہ کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

اس نے حیرانگی سے نازیہ کی طرف دیکھا۔

New Era Magazine

نازیہ نظریں چرا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

یہ سب کیا ہے؟

زرتشہ نے فون نازیہ کے سامنے لہرایا۔

نازیہ کا جھوٹ پکڑا جا چکا تھا۔

نیلم اور عافیہ بھی حیرت سے نازیہ کی طرف دیکھنے لگیں۔

کیا ہوا زرتشہ؟

وہ دونوں بھی زرتشہ کو پریشان دیکھ کر پریشان ہو گئیں۔

زرتشہ نے فون ان کی طرف بڑھایا۔

وہ دونوں بھی حیران رہ گئیں نازیہ کی اس حرکت پر۔

وہ مجھے سمیر نے بولا تھا ایسا کرنے کو نازیہ سر جھکاتے ہوئے بولی۔

اس کا مطلب!

اس کا مطلب سمیر ہماری کچھ دیر پہلے ہونے والی ساری گفتگو سن لی۔

نیلم زرتشہ کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

اوہ مائی گاڈ!

اب تو ہم سب کو نہیں چھوڑے گا وہ!

عافیہ گھبراتے ہوئے بولی۔

یہ سب بہت غلط کیا تم نے نازیہ!

New Era Magazine

تم ہمارے ساتھ بیٹھی گپیں لڑاتی رہی۔

زرتشہ کے منہ سے سمیر کے لیے باتیں اگلوائیں۔

ہم سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ سمیر ہماری ساری باتیں سن رہا ہے۔

نیلم بھی کہاں چپ رہنے والی تھی۔

"میرا کوئی قصور نہیں تھا اس میں!

یہ سب زرتشہ کی وجہ سے ہوا ہے۔

نا یہ میرے ہاتھ سے پانی کی بوتل کھینچ کر سمیر کے سر پر ڈالتی۔ نا میں اس جھنجال میں پھنستی۔

کیا ضرورت تھی میری بوتل کھینچنے کی۔

نازیہ غصے سے پھٹ پڑی۔

تم تینوں تو وہاں سے چلی گئیں۔ لیکن کلاس میں داخل ہوتے ہی سمیر کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔

میرا لائبریری کارڈ، گاڑی کی چابی سب ضبط کر لیا اس نے۔

اگر میں اس کی کال کاٹ دیتی تو مجھے ان سب سے ہاتھ دھونا پڑتا۔

اب تم ہی بتاو زرتشہ میں کیا کرتی؟

"ہم لڑکیاں بہت کمزور پڑ جاتی ہیں اور اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں یہ مرد۔

زرتشہ دکھ بھرے لہجے میں بولی۔

جو ہوا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔

مجھے کوئی شکایت نہیں تم سے۔

زرتشہ نازیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

ہم ڈر جاتی ہیں اسی لیے یہ لوگ ڈراتے ہیں ہمیں۔

"ہمیں مظبوط بنانا ہو گا خود کو!

"آخر کب تک ہم ان کے ڈر کا سامنا کرتی رہیں گی۔

کیوں نا آج تم سب اپنے دل سے یہ سمیر نامی ڈر نکال کر پھینک دو۔

عہد کر لو سب اپنے آپ سے کہ آج کہ بعد چاہے سمیر ہو یا پھر کوئی اور ان غیر مردوں سے ڈرنا نہیں۔

اپنی کمزوری ان کے سامنے ظاہر نہیں کرنی، مظبوط بنانا ہو گا خود کو۔

ہم اکیلی نہیں ہیں۔ہمارے ساتھ ہمارے باپ، بھائی۔۔اور سب سے بڑھ کر اللہ کا تحفظ ہے۔

ان سب کے ہمارے ساتھ ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

امید ہے میری بات تم سب سمجھ گئی ہو گی۔

ہمیں تمہاری بات سمجھ آگئی ہے زرتشہ مگر جو تم کہہ رہی ہو وہ اتنا آسان نہیں ہے۔

عافیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

تو چلو آو سب مل کر عہد کریں زرتشہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

تینوں نے مسکراتے ہوئے زرتشہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیئے۔

ہم عہد کرتی ہیں کہ آج کے بعد سمیر نامی یا پھر اس جیسی کسی بھی بلا سے نہیں ڈریں گی۔اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گی۔اور ہم ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں گی ہمیشہ۔ایک دوسرے کی طاقت بن کر رہیں گی۔

ڈن۔۔۔!

چاروں نے ایک ساتھ قہقہ لگایا۔اور ہاسٹل کا گیٹ پار کر گئیں۔

سب اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

زرتشہ بھی کمرے کا لاک کھولتے ہوئے اندر داخل ہو گئیں۔

بیگ ٹیبل پر رکھ کر کھڑکی سے پردہ ہٹا کر باہر دیکھنے لگی۔

آنکھوں میں سمیر کا درد بھرا چہرہ لہرایا۔

اس کی حیرت سے کھلی آنکھیں،ضبط سے بھینچے ہونٹ۔

پتہ نہیں کیوں پر زرتشہ کو اب اپنے کیے پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔

مجھے حیرانگی اس بات کی ہو رہی ہے اگر سمیر میری ساری باتیں پہلے ہی فون پر سن چکا تھا تو پھر باسط کے سامنے ایسے بی ہیو کیوں کر رہا تھا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

وہ میری ساری باتیں پہلے بھی سن چکا تھا تو پھر مجھ سے کچھ بولا کیوں نہیں۔

مجھے کچھ کہنے کی بجائے وہ تو الٹا مسکرا رہا تھا۔

پھر میں نے اس کے سامنے بھی وہی سب کچھ اس کو بولا۔

اتنا ذلیل کیا۔۔!

پھر بھی کچھ نہیں بولا وہ۔

آخر چاہتا کیا ہے یہ لڑکا؟

زرتشہ جھنجلاتے ہوئے خود سے ہی سوال کرنے لگی۔

چھوڑو مجھے کیا جو مرضی کرے!

جو میں نے اس کے ساتھ کیا ہے امید ہے آج کے بعد میرے راستے میں نہیں آئے گا۔

میں لالہ کو فون کر لوں زرا۔۔۔کافی دن ہو گئے ان سے بات کیے ہوئے۔

زرتشہ کھڑکی کا پردہ درست کرتے ہوئے اپنے بیگ سے فون نکال کر اپنے بھائی سے بات کرنے لگی۔

اگلے دن پورا دن یونیورسٹی میں سمیر نظر نہیں آیا زرتشہ کو۔

زرتشہ نے خدا کا شکر ادا کیا۔

دو دن مزید گزر گئے مگر سمیر یونیورسٹی نہیں آیا۔

اب زرتشہ کی خوشی پریشانی میں تبدیل ہونے لگی۔

فیصل اور نوید بھی یونیورسٹی نہیں آرہے تھے۔

اسی وجہ سے زرتشہ کو زرتشہ کو زیادہ پریشانی ہو رہی تھی۔

وہ جہاں بھی جاتی اس کی نظریں سمیر کی تلاش میں ہی رہتیں۔

سمیر ہر وقت اس کے ارد گرد منڈلاتا رہتا تھا۔

اسے دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی زرتشہ کو۔

New Era Magazine

وہ چاہ کر بھی سمیر کو نظر انداز نہیں کر سکی۔

اسے ڈر تھا کہ کہی سمیر میری وجہ سے یونیورسٹی چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا۔

یا پھر اس نے خود کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچا لیا۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔اس سے آگے زرتشہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

اس کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔

ایسا ہی کچھ زرتشہ کے ساتھ اب ہو رہا تھا۔

اس کی وجہ سے سمیر کو تکلیف پہنچی یہ بات زرتشہ کو بے چین کیے ہوئے تھی۔

زرتشہ کی بے چینی ان تینوں سے چھپی نہ تھی۔وہ تینوں اچھی طرح سمجھ رہی تھیں زرتشہ کے بدلتے رویوں کو دیکھ کر۔

مگر وہ زرتشہ سے اس بارے میں سوال کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھیں۔

زرتشہ کے بھائی کا فون آ رہا تھا۔لیکن اسے پتہ نہیں چلا۔

ہاسٹل پہنچ کر کال کرنے لگی تو پتہ چلا کہ بیلنس ختم ہے۔

پریشانی سے نیلم کے کمرے کی طرف بڑھی۔

دروازہ ناک کیا تو دروازہ نازیہ نے کھولا۔

زرتشہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔

عافیہ بھی یہاں بیٹھی تھی۔

نیلم اپنا فون دینا یار مجھے گھر کال کرنی ہے۔

مجھے فون ریچارج کرنا یاد نہیں رہا۔

اوہ۔۔۔میرا ابھی فون ریچارج نہیں ہے۔

عافیہ تم دے دو فون زرتشہ کو۔

نیلم عافیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔جو اپنی ٹوٹی سینڈل ہاتھ میں اٹھائے پریشانی میں لگ رہی تھی۔

بیگ سے فون نکال کر زرتشہ کی طرف بڑھایا۔

زرتشہ نے فون دیکھا تو بند تھا۔

زرتشہ نے عافیہ کی طرف فون بڑھایا۔

اس کی تو بیٹری آف ہے یار۔

عافیہ کچھ نہیں بولی۔

چپ چاپ فون لے کر بیگ میں رکھ لیا۔

کیا ہوا ہے تمہیں؟

زرتشہ نے عافیہ کو پریشان بیٹھے دیکھا تو بول پڑی۔

ہاں ناں صبح سے ایسے ہی چپ بیٹھی ہے۔

پوچھ پوچھ کر تھک چکی ہوں مجال ہے جو کچھ بتایا ہو۔

نیلم نے بھی عافیہ کا ساتھ دیا۔

بتاو ناعافیہ کیا ہوا ہم سب کو پریشانی ہو رہی ہے اب!

نازیہ عافیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

کیا بتاؤں تم لوگوں کو!

میرے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہو رہی ہے۔

کیا ناانصافی ہو رہی ہے تمہارے ساتھ؟

بتاؤ ہمیں شاید ہم کچھ مدد کر سکیں تمہاری۔

زرتشہ عافیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

کل رات ماما کا فون آیا تھا۔

عافیہ تھکی تھکی سی بولی۔

تو کیا ہوا؟

اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے؟

گھر میں تو سب خیریت ہے ناں؟

تینوں نے ایک ساتھ سوال کر ڈالے۔

ہاں گھر میں سب خیریت ہے۔ الحمدللہ

بس میں ہی ٹھیک نہیں ہوں!

تمہیں کیا ہوا ہے اچھی بھلی تو ہو موٹی۔

نیلم اس کی کمر میں مکا رسید کرتے ہوئے بولی۔

زرتشہ نے نیلم کو گھورا۔

New Era Magazine

وہ دراصل بات یہ ہے کہ میرے لیے ایک پرپوزل آیا ہے۔

بھابی کے مائیکے سے۔ان کے بھائی کا!

ماما چاہتی ہیں میں گھر آجاوں۔اس سنڈے وہ لوگ گھر آرہے ہیں بات پکی کرنے۔

واووو۔۔۔نیلم اور نازیہ اس کا کو تنگ کرتے ہوئے بولیں۔

کیا واو۔۔۔؟

عافیہ اپنی ٹوٹی ہوئی سینڈل غصے سے پھینکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیوں کیا ہوا بھابی کا بھائی اچھا نہیں ہے کیا؟

زرتشہ اس کے پاس جا کر بولی۔

نہیں اچھا تو ہے بس اس کی حرکتیں پسند نہیں ہیں مجھے۔

بہانے بہانے سے میرے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے۔جب بھی گھر جاتی ہوں گھر آجاتا ہے۔

پتہ نہیں اس کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں آگئی ہوں۔

اب یہ پرپوزل!

یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔عافیہ رودینے کو تھی۔

پاگل ہو تم!

نازیہ نے اس کی عقل پر افسوس کیا۔

عافیہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

New Era Magazine

اور نہیں تو کیا۔۔۔یار وہ محبت کرتا ہے تم سے !

کتنی بے عقل ہو تم۔۔۔نیلم نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

یہ کیسی محبت ہے ہم ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ٹھیک سے اور پرپوزل بھی بھیج دیا۔

عافیہ منہ سکوڑتے ہوئے بولی۔

اب تم خود ہی تو کہہ رہی تھی کہ بہانے بہانے سے تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

اس کا مطلب وہ تم سے بات کرنا چاہتا تھا مگر تم نے اس کی بات نہیں سنی۔

نازیہ نے اس کے کہے گئے الفاظ دہرائے۔

"اس نے تم سے دوسرے لڑکوں کی طرح محبت کا اظہار کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔

جب تم سے بات کرنی چاہی تم نے اسے اگنور کیا۔

اسی لیے اس نے تمہارے لیے شادی کا پرپوزل بھیجا تاکہ تم سمجھ جاو کہ اس کے دل میں تمہارے لیے محبت ہے۔

"جو مرد سچی محبت کرتا ہے وہ نکاح کرتا ہے"

اور جن کی نیت میں کھوٹ ہو وہ بس حسین خواب دیکھا کر ساتھ جینے مرنے کے وعدے کرتے ہیں بس اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو ساری قسمیں وعدے ہوا میں اڑا دیتے ہیں"

امید ہے میری بات تم سمجھ گئی ہو گی۔۔۔زرتشہ نے بہت آسانی سے عافیہ کا مسلہ حل کر دیا۔

ہاں زرتشہ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔

وہ ایک اچھا انسان ہے۔

مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا مگر میں ہی اسے اگنور کرتی آئی۔

مگر اب مجھے سمجھ آچکی ہے۔وہ واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

عافیہ کی بات پر نیلم نے اسے کندھا مارا۔

بڑی جلدی سمجھ آگئی اس کی محبت کی۔

عافیہ مسکرادی۔

چلو پھر پکڑو تیاری آج فرائی ڈے ہے کل چلی جانا پھر گھر۔۔۔نازیہ بھی اس کو تنگ کرنے لگی۔

چلو تمہارا مسلہ تو حل ہوا منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔

لیکن میرا کام تو نہیں ہوا۔

زرتشہ مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

تم میرا فون استعمال کرلو زرتشہ !

نازیہ اپنا فون لے کر زرتشہ کی طرف بڑھی۔

زرتشہ پلٹ کر مسکرائی۔

ہاں مجھے کیوں نہیں یاد آیا کہ تم سے پوچھ لوں۔

خیر تھینکس !

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے نازیہ کا فون تھام لیا۔

New Era Magazine

نو نیڈز!

نازیہ نے مسکراتی ہوئی بولی۔

زرتشہ فون لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

لالہ کا نمبر ملا کر ان سے بات کرنے لگی۔

کال کاٹی تو اچانک زرتشہ کی نظر سمیر کے نمبر پر پڑی۔

ایک پل کے لیے زرتشہ کا دل چاہا سمیر کو کال کر کے پوچھ لے۔

مگر اگلے ہی پل اسے لگا وہ ایسا نہیں کر سکے گی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے سمیر کا نمبر اپنے فون میں سیو کر لیا اور نازیہ کا فون اس کو واپس کر دیا۔

اگلے دن بھی سمیر یونیورسٹی نہیں آیا۔

عافیہ اپنے گھر چلی گئی۔

نیلم اور نازیہ بھی شاپنگ پر چلی گئیں۔

زرتشہ سے بہت کہا ان دونوں نے ساتھ چلنے کو مگر زرتشہ نہیں گئی۔

شام ہو چکی تھی۔زرتشہ اپنے کمرے کی کھڑکی کھولے بالکونی میں اداس سی کھڑی تھی۔

آخر کار اس نے ہمت کی اور سمیر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

مگر سمیر کا نمبر بند تھا۔

اب تو زرتشہ کی پریشانی مزید بڑھ گئی۔

New Era Magazine

سمجھ میں نہیں آرہا تھا آخر کرے تو کیا کرے۔

کس سے پوچھے سمیر کے بارے میں۔

نوید اور فیصل وہ بھی تو نہیں آرہے تھے۔

زرتشہ انہیں سوچوں میں گم سوگئی۔

نیلم اور نازیہ دروازہ ناک کرتی رہی۔۔۔ مگر یہ سوچ کر کہ زرتشہ سوگئی ہوگی وہ دونوں واپس پلٹ گئیں۔

زرتشہ صبح اٹھ کر اکیلی یونیورسٹی چل پڑی۔

نیلم اور نازیہ ابھی تک سو رہی تھیں۔اسی لیے زرتشہ ان کا انتظار کیے بغیر ہی چل پڑی وہ اپنی کلاس مِس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

زرتشہ جیسے ہی یونیورسٹی کے گیٹ میں داخل ہوئی۔

گیٹ سے ایک جیپ تیز رفتار میں اچانک داخل ہوئی۔

زرتشہ نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔اسے لگا جیسے ابھی وہ جیپ اس سے ٹکرا جائے گی۔

مگر ایسا نہیں ہوا۔جیپ اس کے قریب لا کر بریک لگا دی گئی۔

زرتشہ نے جھٹ سے آنکھوں سے بازو ہٹایا۔

سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر زرتشہ کا سر چکرا گیا۔

چند لمحے لگے زرتشہ کو اسے پہچاننے میں۔

زرتشہ ٹکٹکی باندھے اس مغرور شخص کی طرف دیکھ رہی تھی۔

مگراس کا دھیان زرتشہ کی طرف نہیں بلکہ سٹیر نگ وہیل پر تھا۔

ہارن کی آواز پر زرتشہ راستے سے ہٹ گئی۔

وہ زرتشہ کو دیکھ کر بھی انجان بن کر گزر گیا۔

زرتشہ بس حیرت سے اس کو جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔

زرتشہ جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔

اس کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

وہ جیپ پارک کرنے کے بعد کندھے پر بیگ لٹکائے آگے بڑھ گیا۔

ایک نظر زرتشہ پر ڈالنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

جبکہ زرتشہ اس کے حصار میں قید سی کھڑی تھی۔

آنکھوں پر سیاہ چشمہ، ہیئر سٹائل، ڈریسنگ۔۔۔زرتشہ کی آنکھوں میں اس کا چہرہ سما سا گیا۔

نہیں۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا!

زرتشہ نے سر نفی میں ہلا یا۔

نہیں۔۔۔"یہ سمیر نہیں ہو سکتا۔

زرتشہ کو لگا شاید مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔

سمیر کے لمبے بال، اس کی مونچھیں، نہیں۔۔۔وہ میرے کہنے پر ایسا کیسے کر سکتا ہے؟

زرتشہ خود سے سوال کر رہی تھی۔

اگر اس نے میرے کہنے پر یہ سب کیا ہے تو اس کا مطلب !

زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"تو کیا یہ سچ میں مجھ سے محبت کرتا ہے ؟

"میرے لیے کیا اس نے یہ سب !

چند دنوں میں خود کو بدل ڈالا۔

"میرے لیے !

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا !

"نہیں اس کے پیچھے بھی ضرور اس کا کوئی مفاد چھپا ہو گا"

میں اس پر یقین نہیں کر سکتی۔

یہ شخص ہر لمحے مجھے ایک نیا چہرہ دکھاتا ہے اپنا۔

اگر اس نے یہ سب میرے کہنے پر کیا بھی ہے۔ تو بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جو دل میں آئے کرے !

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

زرتشہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

پلر کے پیچھے چھپ کر کھڑے سمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

زرتشہ اس کے پاس سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔

اس نے سمیر کو نہیں دیکھا۔

سمیر مسکراتے ہوئے آنکھوں سے گلاسز اتارتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

زرتشہ کو اپنے ساتھ کسی کے ہونے کا احساس ہوا تو واپس پلٹی۔

پیچھے سمیر کھڑا تھا نظریں فون پر جمائے۔

زرتشہ کے رکنے پر وہ بھی رک گیا۔ مگر زرتشہ کی طرف دیکھا نہیں۔

زرتشہ کو حیرت ہوئی سمیر اس سے پہلے آیا تھا مگر ابھی تک یہاں ہی پہنچ پایا ہے۔

زرتشہ نے نوٹ کیا کہ سمیر اسے اگنور کر رہا ہے۔

زرتشہ پیر پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

سمیر نے بھی زرتشہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھا دیئے۔

زرتشہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

دروازے پر رُک کر کچھ دیر بعد پلٹی۔

سمیر آگے بڑھ چکا تھا۔

زرتشہ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

ڈرامے باز کہیں کا!

سارا ڈرامہ ہے اس کا سب سمجھتی ہوں میں۔

یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کی پرسنیلٹی دیکھ کر اس پر مر مٹوں گی۔

مگر یہ اس کی غلط فہمی ہے۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی۔

جتنا مرضی ہینڈ سم بن جائے یہ۔۔۔میرا فیصلہ نہیں بدلنے والا۔

صرف حلیہ بدلا ہے اس نے "اپنی عادتیں نہیں!

جو مرضی کر لے رہے گا تو لوفر کا لوفر ہی!

ہوں۔۔۔خیر مجھے کیا؟

میں کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ رہی ہوں۔

بھاڑ میں جائے میری بلا سے!

زرتشہ اپنے آپ کو کوستے ہوئے اپنا بیگ کھول کر اسائمنٹ چیک کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد نازیہ اور نیلم کلاس میں داخل ہوئیں۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔!

زرتشہ تم نے دیکھا؟

نازیہ اور نیلم تیزی سے زرتشہ کے پاس آ بیٹھیں۔

زرتشہ تم نے سمیر کو دیکھا؟

نیلم نان اسٹاپ بولتی جا رہی تھی۔

دونوں کا سانس پھولا ہوا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں بھاگتی ہوئی آئیں ہو۔

کیا مسلہ ہے تم دونوں کے ساتھ؟

زرتشہ جھنجلائی ہوئی بولی۔

یاررر تم نے سمیر کو دیکھا؟

اب کی بار نازیہ بولی۔

ہاں ہاں دیکھا لیا ہے میں نے !

کیا کروں اب ؟

زرتشہ غصے سے پھنکاری۔

نازیہ اور نیلم حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

زرتشہ اس نے اپنے بال کٹوادیئے !

اور مونچھیں بھی چھوٹی کروادی ہیں۔ !

نیلم تیزی سے بولی۔

تو میں کیا کروں اگر اس نے مونچھیں کٹوادیں ہیں تو؟

تم دونوں کیا صبح صبح یہ سمیر کو لے کر بیٹھ گئی ہو۔

اسائنمنٹ چیک کرو اپنی اپنی آج جمع کروانی ہیں۔

جب دیکھو سمیر، سمیر لگائی ہوتی ہے تم دونوں نے !

اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔

زرتشہ کی آواز اب دھیمی ہو چکی تھی'

کیونکہ کلاس کا ٹائم ہو رہا تھا اور سارے سٹوڈنٹس آ چکے تھے کلاس میں۔

ہم تو بس یہ کہہ رہی تھیں کہ سمیر پہلے سے بھی زیادہ ہینڈ سم ہو گیا ہے۔

New Era Magazine

نازیہ نے زرتشہ کے کان میں سرگوشی کی۔

تو کیا کروں میں؟

زرتشہ ان کی کوئی بھی بات سننے کو راضی نہیں تھی۔

زرتشہ کو چڑ سی ہونے لگی سمیر کے ذکر پر۔

نہیں تم کچھ مت کرو۔

بس ایک کام کرنا!

نازیہ اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے بولی۔

کیا۔۔۔؟

زرتشہ بھنوئیں اچکاتے ہوئے بولی۔

اب اگر تمہیں سمیر پرپوز کرے تو اسے ناں مت کہنا!

نازیہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

زرتشہ نے سامنے پڑا رجسٹر اٹھا کر نازیہ کے سر میں دے مارا۔

اف۔۔۔پاگل ہو تم زرتشہ!

مجھے مارو گی کیا؟

نازیہ اپنا سر تھامتے ہوئے بولی۔

ہاں مار دوں گی میں تمہیں اگر دوبارہ تم نے ایسی گھٹیا بات کی تو۔

زرتشہ وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ گئی۔

نازیہ اور نیلم ہنسنے لگیں۔

اچھا یار۔۔ہم تو بس مزاق کر رہی تھیں۔

زرتشہ کے وہاں سے اٹھنے پر دونوں اس کے پیچھے بھاگیں۔

زرتشہ منہ پھلائے بیٹھی رہی۔

کلاس شروع ہو چکی تھی۔

اس کے بعد ان تینوں میں اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔

"سمیر کلاس کے باہر ہی رک کر فیصل اور نوید کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ دونوں جیسے ہی وہاں آئے سمیر کو دیکھ کر دھنگ رہ گئے۔

نو نو نو۔۔۔سمیر یہ تم نہیں ہو سکتے!

فیصل تو بس گرنے ہی والا تھا۔

نوید نے اسے تھام کر گرنے سے بچایا۔

سمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ دونوں بازو سینے پر باندھے ان کی حرکتیں دیکھنے لگا۔

اوہ مائی گاڈ!

سمیر یہ تم ہو؟

تم تو پہلے سے بھی زیادہ ہینڈسم لگ رہے ہو اب۔

فیصل دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

پھر گھٹنوں کے بل سمیر کے سامنے بیٹھ گیا۔

سمیر مجھ سے شادی کرو گے'

فیصل دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

ایسے ہی ہاتھ جوڑے گی زرتشہ خان تمہارے سامنے!

فیصل آنکھ دباتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوئے۔

تینوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

چلو بس کرو اب کلاس میں جانے کا ٹائم ہے۔

مس زرتشہ خان کو اچھا بچہ بن کر بھی تو دکھانا ہے۔

ہاہاہاہا۔۔۔ سمیر کی بات پر ایک بار پھر سے تینوں کا قہقہ گونجا۔

تینوں ہنستے مسکراتے کلاس میں داخل ہوگئے۔

سب سٹوڈنٹس کی نظریں سمیر پر ٹک سی گئیں۔۔ سمیر کلاس میں!

پروفیسر صاحب بھی حیران ہوئے سمیر کو کلاس میں آتے دیکھ۔

ایک تو ساری کلاس سمیر کے کلاس میں آنے پر حیران تھی۔اوپر سے اس کا بدلا ہوا حلیہ دیکھ کر سب دیکھتے ہی رہ گئے۔

ہر طرف سمیر نامی سرگوشیاں شروع ہوگئیں۔

آؤ برخوردار!

آج کیسے رستہ بھول گئے کلاس کا؟

پروفیسر صاحب بھی ایسے کیسے جانے دیتے سمیر کو۔

گڈ مارننگ سر!

"سر یہ تو آپ کی خوش قسمتی ہے کہ میں آپ کی کلاس اٹینڈ کرنے آیا ہوں۔

ورنہ ایک دنیا ترستی ہے۔

"دی ڈان۔۔۔ سمیر گجر سے ملنے کے لیے!

سمیر کی بات پر ساری کلاس ہنسنے لگی۔

پروفیسر صاحب نے وہی سے ڈسٹر کا نشانہ لگایا سمیر پر۔

جو سمیر نے باآسانی کیچ کر لیا۔

غلط نشانہ سر!

لگتا ہے آپ کی نظر کمزور ہو رہی ہے۔

اوہ۔۔۔ آپ نے چشمہ اتارا ہوا ہے نا اسی لیے ایسا ہوا۔

چلیں کوئی بات نہیں سر اگلی بار چشمہ لگا کر نشانہ لگانا آپ۔

ہو سکتا ہے سہی لگ جائے۔

پوری کلاس ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

یو۔۔ گیٹ آوٹ فرام دی کلاس!

پروفیسر صاحب غصے سے بولے۔

سمیر نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگا لیے۔

New Era Magazine

سر پلیز مجھے معاف کر دیں آپ!

آئیندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی سر۔

پروفیسر صاحب دھنگ رہ گئے سمیر کے اس رویے پر۔

اچھا ٹھیک ہے جاو بیٹھو اپنی سیٹ پر!

اگر حلیہ سدھار لیا ہے تو رویے بھی ٹھیک کرنے کی کوشش کرو۔

ورنہ کوئی فائدہ نہیں تمہارے اس حلیہ بدلنے کا۔

خود کو اندر سے بدلنے کی کوشش کرو!

اپنا رویہ، لہجہ سب درست کرو۔

ان کپڑوں اور بالوں کو درست کرنے کے علاوہ ایک اور کام بھی کرو۔

"اپنا اخلاق درست کرو"

"یہ مہنگے کپڑے اور مہنگی جیلز لگا کر بال سیٹ کر کے خوبصورت نظر آنے کا کوئی فائدہ نہیں' جب تک تمہارا اخلاق ہی خوبصورت نا ہو!

"خود کو اندر سے سنوارو"

جی سر!

سمیر سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے اب کلاس کا وقت ضائع مت کرو جاو بیٹھو اپنی سیٹ پر!

پروفیسر صاحب اب کی بار تھوڑے نرم لہجے میں بولے۔

وہ تینوں مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

لیکچر سٹارٹ ہو گیا۔ مگر سن کون رہا تھا۔

سمیر اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہی کانوں میں کاٹن ڈالے بیٹھ گیا۔

پروفیسر صاحب بول رہے تھے اور وہ بس ان کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

چھٹی کا وقت ہوا تو تینوں کینٹین کی طرف بڑھی تا کہ لنچ کرنے کے بعد ہاسٹل جائیں۔

جیسے ہی تینوں کینٹین میں جا کر بیٹھیں۔ سامنے والے ٹیبل پر سمیر، نوید اور فیصل آ کر بیٹھ گئے۔

سمیر کا رخ زرتشہ کی طرف ہی تھا۔

زرتشہ نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔

مگر اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔

وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے زرتشہ کو دیکھا ہی نا ہو اس نے۔

جیسے ہی زرتشہ دوسری طرف دیکھنے لگتی سمیر اس کی طرف دیکھنے لگ جاتا۔

مگر جیسے ہی زرتشہ اس کی طرف دیکھتی اس کی نظریں یا تو فون پر جمی ہوتیں یا پھر نوید اور فیصل سے باتیں کرتا دکھائی دیتا۔

زرتشہ کو کوفت سی ہونے لگی سمیر کو سامنے دیکھ کر۔

پچھلے چند دنوں میں اس کے دل میں سمیر کے لیے جو نرم گوشہ پیدا ہوا تھا اب کہیں دور رہ گیا تھا۔

نفرت کی آگ پھر سے جلنے لگی تھی۔

New Era Magazine

سمیر بھی تو یہ سب نفرت کی وجہ سے ہی کر رہا تھا۔

"اس دن جب زرتشہ نے اس کے ہاتھ میں چوڑیاں تھمائیں تو اسے بہت شدت سے اپنی بے عزتی کا احساس ہوا۔

ایک لڑکی اسے اس طرح چیلنج کر سکتی ہے۔اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔

زرتشہ کے لیے اس کی نفرت پہلے سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔

آنکھوں میں درد تھا یا غصہ سمیر نہیں جانتا تھا۔

وہ جانتا تھا تو بس اتنا کہ زرتشہ سے انتقام لینا ہے۔

بدلے کی آگ میں جلتا رہا وہ!

فیصل اور نوید جلدی سے اس کے کمرے کی طرف بڑھے اور اس کے ہاتھ سے بہتا خون صاف کرنے کے بعد پٹی باندھی۔

سمیر کچھ نہیں بولا۔

اب اس نے اپنا ہاتھ بھی واپس نہیں کھینچا۔

شاید وہ خود بھی اس ازیت سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔

وہ کسی گہری سوچ میں گُم سا بیٹھا تھا۔

آج تک کسی لڑکی نے اس کو جواب تک نہیں دیا اونچی آواز میں 'اور یہ زرتشہ خان تو چوڑیاں ہی تھما گئیں پہننے کے لیے۔

اس بات کا گہرا صدمہ پہنچا تھا سمیر کو۔

New Era Magazine

سمیر۔۔۔!

کیاہوا ہے تمہارے ہاتھ پر؟

کچھ بولو تو سہی یار!

فیصل اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

سمیر نے خالی خالی سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

زرتشہ خان!

سمیر بہ مشکل بس اتنا ہی بول سکا۔

زرتشہ خان۔۔؟

زرتشہ نے کیا یہ سب تمہارے ساتھ؟

فیصل بھنوئیں اچکاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ہاں۔۔۔زرتشہ خان نے مجھے یہ چوڑیاں دیں تاکہ میں پہن لوں انہیں!

اس کا دماغ خراب ہو چکا ہے!

نوید نے دروازے سے اندر آتے ہوئے سمیر کی بات سن لی۔

وہ غصے سے کمرے میں بولتا ہوا داخل ہوا۔

اب مزید ایک اور دن نہیں ٹکنے دیں گے ہم اسے اس یونیورسٹی میں۔

چلو فیصل میرے ساتھ!

نوید غصے سے فیصل کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

New Era Magazine

رک جاو تم دونوں!

سمیر کی آواز پر وہ دونوں رک گئے۔

ایسا کچھ نہیں کرو گے تم دونوں!

یہ میری لڑائی ہے اور مجھے اب سمجھ آگئی ہے یہ جنگ کیسے لڑنی ہے مجھے!

چوڑیوں کا جواب چوڑیوں سے ہی دینا پڑے گا مجھے۔۔!

وہ یہی چاہتی ہے ناں کہ میں اپنے بال کٹوا دوں، یہ مونچھیں کٹوا دوں۔

غنڈہ گردی بند کر دوں'

اب یہ سب کر کے دکھاوں گا میں اسے!

مس زرتشہ خان!

تیار ہو جاو تم!

آرہا ہے "دی ڈان سمیر گجر"

ایک نئے انداز میں 'تمہاری زندگی برباد کرنے!

سمیر اپنے پٹی باندھے ہاتھ پر نظریں جمائے سب بولتا چلا گیا۔

نہیں سمیر!

ہم تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔۔۔ تم ایک لڑکی کے لیے خود کو نہیں بدلو گے۔

نہیں۔۔۔ میں ایک لڑکی کے لیے نہیں 'اپنے لیے خود کو بدلوں گا۔

سمیر نے فیصل کی بات کاٹ دی۔

"صرف اور صرف اپنے لیے!

اب پلیز کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو تم دونوں مجھے۔

میرا سر بہت چکرا رہا ہے۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔ہم دونوں ہمیشہ کی طرح آج بھی تمہارے ساتھ ہیں۔اور ہمیشہ رہیں گے۔

دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

سمیر کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا۔مگر یہ فیصلہ اسے کرنا ہی پڑا۔

کیونکہ اب مردانگی کی تھی۔

"جب بات مردانگی پر آتی ہے تو مرد ہر حد پار کر جاتا ہے'اسے تو بس کسی بھی صورت اپنی مردانگی ثابت کرنی ہوتی ہے۔

پھر چاہے وہ راستہ سہی ہو یا غلط!

"چاہے وہ راستہ کسی کا دل توڑ کر ہی نا بنتا ہو۔مرد اس راستے سے بھی گزرنے سے گریز نہی کرتا"

ایسا ہی کچھ سمیر کے ساتھ ہو رہا تھا۔

وہ بدلے کی آگ میں خود بھی جل رہا تھا اور اس آگ کی لپیٹ میں زرتشہ کو بھی لینے والا تھا۔

زرتشہ کا قصور بس اتنا تھا کہ اس نے سمیر کا پروپوزل ایکسیپٹ نہیں کیا۔

اب غلطی کی ہے تو سزا کی حق دار تو بنتی ہے ناں وہ۔۔۔

New Era Magazine

زرتشہ نے نازیہ کو اس کی جگہ سے ہٹا کر اپنی جگہ پر بٹھا دیا اور خود نازیہ کی سیٹ پر آ بیٹھی۔

اب سمیر اس کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

زرتشہ پر سکون ہو کر بر گر کھانے لگی۔

سمیر اور اس کے دوست وہاں سے اٹھ کر چل پڑے۔

ان کو جاتے دیکھ زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا۔

نیلم اور نازیہ تو کھا کھا کر تھک ہی نہیں رہی تھیں۔ جبکہ زرتشہ بس ایک بر گر کھا کر بیٹھ گئی۔

وہ ان دونوں کے انتظار میں تھی اب کہ جلدی سے یہ دونوں فری ہو لنچ سے تو وہ ہاسٹل پہنچے۔

اوہ۔۔مجھے تو بک لینی تھی لائبریری سے!

زرتشہ یاد آنے پر بولی۔

تم دونوں بیٹھو لنچ کرو۔ میں آتی ہوں پانچ منٹ میں۔

زرتشہ اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھی۔

وہ لائبریری میں پہنچ کر اپنی مطلوبہ کتاب ڈھونڈنے لگی۔

اس نے ریک میں سے ایک کتاب اٹھائی تو دوسری طرف سمیر کا چہرہ نظر آیا اسے۔

اوہ۔۔۔زرتشہ ڈر کر نیچے بیٹھ گئی۔

اسے ڈر تھا کہ اگر سمیر نے اسے دیکھ لیا تو پتہ نہیں کیسے ری ایکٹ کرے گا۔

زرتشہ نے اٹھ کر دوبارہ اٹھ کر ریک کے دوسری طرف دیکھا۔

سمیر نہیں تھا وہاں۔

New Era Magazine

زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا۔

سمیر رینک کی دوسری طرف سے زرتشہ کے پیچھے آرکا۔

"مجھے ڈھونڈ رہی ہو؟

سمیر کی آواز پر زرتشہ پلٹی۔

جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا!

سمیر زرتشہ کے سامنے کھڑا تھا' چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے۔

زرتشہ بس پھٹی پھٹی سی نگاہوں سے سمیر کو گھورنے لگی۔

(جاری ہے)

نوٹ

جاتجھے معاف کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

New Era Magazine